67672 ـ جھری اور سری نمازوں میں کیا حکمت ہے ؟

سوال

کیا ظہر اور عصر کی نماز سری اور باقی فرض جھری ادا کرنے میں کوئی معین حکمت ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جو نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھری ادا کی اس میں جھر ہے، اور جو سری ادا کی وہ سری ادا ہو گی، یہ نماز کی سنن میں شامل ہے نہ کہ واجبات میں، نماز کے لیے افضل یہی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریقہ سے تجاوز نہ کرے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جھری نمازوں میں جھری قرآت کرنا وجوب کی بنا پر نہیں، بلکہ یہ تو افضل ہے، اگر کسی شخص نے جھری نماز میں سری قرآت کر لی تو اس کی نماز باطل نہیں ہو گی؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے سورۃ الفاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہے"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قرآت کو جھری یا سری سے مقید نہیں فرمایا، لہذا اگر کوئی شخص واجب کردہ قرآت کو جھری یا سری پڑھے تو اس نے واجب ادا کر دیا، لیکن اس کے لیے جس میں جھری قرآت کرنا مسنون ہو مثلا نماز جمعہ اور فجر کی نماز تو اس میں جھری قرآت کرنا ہی افضل ہے.

اور اگر کوئی امام ہوتے ہوئے عمدا جھری قرآت نہ کرے تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن ناقص ہو گی.

لیکن انفرادی نماز ادا کرنے والا شخص جب جھری نمازوں میں سے کوئی نماز ادا کرے تو اسے جھری یا سری قرآت کرنے میں اختیار ہے، وہ دیکھے کہ اس کے لیے کیا زیادہ نشاط کا باعث اور کس سے زیادہ خشوع حاصل ہوتا ہے، وہ ایسا ہی کرے " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (13 / 73).

دوم:

مسلمان شخص کے لیے اصل تو یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کی شریعت پر عمل کرے، اور اسے اس کی حکمت یا علت کے علم ہونے پر معلق نہ کرے، لیکن اس حکم پر عمل پیرا ہونے اور اس طریقہ کا التزام کرنے کے بعد اس کی حکمت جاننے اور تلاش کرنے میں کوئی حرج نہیں.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (20785) اور (26862) کے جوابات ضرور دیکھیں.

سوم:

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے دریافت کیا گیا:

ہم ظہر اور عصر کی نماز سری اور مغرب و عشاء کی جہری کیوں ادا کرتے ہیں ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" ہم اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اور پیروی کرتے ہیں جس میں انہوں نے سری قرآت کی ہم بھی سری کرتے ہیں، اور جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری قرآت کی ہم بھی جہری قرآت کرتے ہیں؛ کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

یقینا تمہارے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ میں بہترین نمونہ ہیں الاحزاب (21).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے "

اسے امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (6 / 394 - 395)

شیخ ابن باز رحمہ ا للہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ہم باقی فرضی نمازوں کے علاوہ نماز مغرب اور عشاء اور فجر میں جہری قرآت کیوں کرتے ہیں، اور اس کی دلیل کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" ان نمازوں میں جھری قرآت کی مشروعیت کی حکمت اللہ سبحانہ وتعالی ہی زیادہ جانتا ہے، زیادہ قریب یہ معلوم ہوتا ہے ۔ واللہ اعلم ۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ: لوگ رات اور نماز فجر میں جھری قرآت سے زیادہ استفادہ کرتے ہیں، اور نماز ظہر اور عصر کی بنسبت وہ زیادہ مشغول نہیں ہوتے " انتھی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (11 / 122).

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالی عنہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

نماز جمعہ میں جھری قرآت کرنے کی حکمت کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" اس میں جھری قرآت کرنے کی حکمت یہ ہے کہ:

اول: زیادہ علم تو اللہ کے پاس ہے، اس میں حکمت یہ ہے کہ: ایك ہی امام کے ساتھ وحدۃ و اجتماعیت پیدا ہو سکے، کیونکہ سب لوگوں کا خاموش ہو کر ایك ہی امام کے ساتھ جمع ہونے میں اس سے زیادہ اجتماعیت ہے کہ ہر شخص سری طور پر اپنی اپنی قرآت کرتا رہے، اور اس حکمت کو پورا کرنے کے لیے سب لوگوں کو ایك ہی جگہ پر جمع ہونا واجب ہے، لیکن کسی ضرورت کی بنا پر نہیں.

دوسری حکمت:

امام کی نماز میں جھری قرآت دونوں خطبوں کی تکمیل کی جگہ پر ہے، اور اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نماز جمعہ میں کوئی مناسب سی سورۃ " سورۃ الجمعۃ، اور المنافقین " پڑھتے تھے، کیونکہ پہلی سورۃ میں نماز جمعہ کا ذکر اور اس پر ابھارا گیا ہے، اور دوسری سورۃ میں منافقین اور نفاق کی مذمت ہے، اور یا پھر " سورۃ الاعلی اور الغاشیۃ " پڑھتے کیونکہ پہلی سورۃ میں مخلوق کی ابتدا اور مخلوقات کی صفت اور شرائع کی ابتدا کا ذکر ہے، اور دوسری سورۃ میں قیامت اور جزاء و سزا کا ذکر ہے.

تیسری حکمت:

ظہر اور نماز جمعہ کے مابین فرق.

چوتھی حکمت:

تا كہ يہ نماز عيد كے مشابہ ہو، كيونكہ نماز جمعہ ہفتہ وار عيد ہے" انتہى.

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن عثيمين (16 / 112).

مزيد تفصيل كے آپ سوال نمبر (65877) كا جواب بھى ملاحظہ كريں.

واللہ اعلم .